سوال

(164)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکان کے چند پرنالے جنگی عرصہ درازسے، بجانب ایک قطعہ اراضی افتادہ آتے تھے، عرصہ تقریباً چالیس سال کا ہوا کہ زمین افتادہ مذکورہ پر زرچندہ سے مسلمانان اہل محلہ نے مسجد تعمیر کی، بروقت تعمیر مسجد بانیان نے پرنالہائے جنگی مذکورہ مالک مکان مذکورہ کو قلفی دار کراکر اندرون مسجد قائم رکھے، چنانچہ دو پرنا۔
لی وارث ہندہ نے اپنے مکان پر پختہ دو منزلہ تعمیر کرایا، اور بروقت تعمیر بلحاظ مسجد گندہ پانی مثل پاخانہ وغسل خانہ کا مسجد کی طرف سے ہٹا کر دوسری جانب پھیر دیا، جو اس وقت ممکنات سے تھا، باقی پانی یعنی صحن کا بالاخانہ کا و نیز سقفہائے بالاخانہ مذکورہ کا بدستور جانب مسجد جاری رکھا مکا من ہندہ کے جو پانچ ؛
ہتے ہیں، کہ جو پانی صحن بالاخانہ ہندہ کا بذریعہ پرنالے حروف (ج) و (دال) صحن مسجد کی طی نالی قدیمہ میں آتا ہے۔ وہ موقوف کو دیا جاوے، کیوں کہ وہ مستعمل یا گندہ پانی ہونے کی وجہ سے وضو کے پانی میں آکر بدبو دیتا ہے، جس سے وضو کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، ہندہ یا اس کے رفقاء شکایت بدبو کی مدا
اب سوال یہ ہے۔
ں یا نہیں؟
، یا نہیں؟
ہ یا نہیں؟
نمبر۴: چوتھے جو اہل اسلام اپنے بھائی مسلمان کو کسی ایسے فعل پر مجبور یا مطعون کریں، یا اس کی توہین کے درپے ہوں یا نقصان پہنچاویں، اور حق الامر کو چھپانے کی کوشش کریں، تو عند اللہ ان کے واسطے کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!
ند!

مورت مذکورہ فی السوال میں چونکہ پرنالے ہندہ کے، بجانب زمین افتادہ جس میں مسجد تیار ہوئی تھی، قدیم سے جاری تھے، اور وقت تیاری مسجد کے حق پشتہ اور حق نالی مکان کو مورث ہندہ اور بانیان مسجد نے قائم رکھا تھا۔ پس جو زمین پشتہ اور زمین نالی ہے وہ خالصاً لوجہ اللہ نہیں ہے۔ بلکہ اس میں حق العبد باقی ہے
یہ ابواللیث انہم استحسنوا ان المیزاب إذا کان قدیما وکان تصویب السطح إلی دارہ وعلم ان التصویب قدیم ولیس بحدث أن یجعل لہ حق التسییل"
، اور مکان کی چھت کی ڈھلوان اس کے گھر کی طرف ہو، اور یہ معلوم ہو، کہ یہ ڈھلوان قدیمی ہے نئی نہیں ہے، تو وہاں پرنالہ رکھنے کا حق ہے۔''
ں رنگ زرد دکھایا گیا ہے، اور جو زمین نالی کی ہے، اگرچہ اس کو پتھر سے ڈھانک دیا گیا ہے وہ شرعاً مسجد کے حکم میں نہیں ہے، اور اس قدر زمین کو مسجد نہیں کہہ سکتے ہیں، اور ہندہ اپنے پرنالہ قائم رکھنے کی شرعاً مستحق ہے۔ ہدایہ میں ہے۔
ن جعل مسجدا تحتہ سرداب اوفوقہ بیت وجعل باب المسجد الی الطریق وعزلہ عن فلہ ان یبیعہ وان مات یورث عنہ لانہ لم یخلص للہ تعالیٰ لبقاء حق العبد متعلقا بہ"
، مسجد کے نیچے اس کا کوئی تہہ خانہ ہو، یا اوپر مکان ہو، اور وہ مسجد کا دروازہ شارع عام کی طرف رکھ دے اور اس کو اپنے ملک سے خارج کر دے، تو وہ اس کو فروخت کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ خود فوت ہو جائے، تو وہ ورثہ میں تقسیم ہو سکتے ہیں، کیوں کہ وہ اللہ کے لیے خاص نہیں ہوا۔ اس میں بندے کا حق ہے۔'
ورت مذکورہ میں ہندہ کا عذر قابل تسلیم ہے۔ اور ہندہ شرعاً گناہ گار نہیں ہے۔ بلکہ جو لوگ ہندہ پر جبر کرنا چاہتے ہیں، وہ شرعاً بے راہی پر ہیں، بالخصوص ایسی حالت میں جب کہ ہندہ یا رفقائے ہندہ رفع شکایت بدبو کے واسطے اپنی لاگت سے نل آہنی وغیرہ بنا دینے کو تیار ہیں۔
دوسرے ہندہ شرعاً اپنے حقوق کی حفاظت کا استحقاق بلا معصیت رکھتی ہے۔
مرے جب کہ چوکون تک اثر نالی کے پانی کا نہیں پہنچتا ہے، تو شرعاً اس پر نماز درست ہے۔
مسلمان کی توہین کے درپے ہوں، اور حق کو چھپا دیں، اور ناحق پر اڑیں، تو وہ لوگ شرعاً خطا پر ہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب کتبہٗ محمد مظہر اللہ
ہے کہ کوئی زمین اس وقت تک مسجد نہیں ہو سکتی، کہ اس سے تعلق، مالک کا نہ اٹھ جاوے، اور بندہ کا کوئی حق اس میں باقی نہ رہے،
امی وفی القہستانی ولا بد من افرازہ ای تمییزہ عن ملکہ من جمیع الوجوہ فلو کان العلو مسجدا والسفل حوانیت او بالعکس لایزول ملکہ لتعلق حق العبد کما فی الکافی صفحہ جلد۳)
رضروری ہے کہ (مسجد) آدمی کی ملکیت سے پوری طرح الگ ہو، اگر مسجد کے اوپر یا نیچے دکانیں یا مکان ہو تو اس سے بندے کا حق چونکہ متعلق ہے لہٰذا اس کی ملکیت سے پوری طرح وہ مسجد علیحدہ نہیں ہوگی۔''
رث ہندہ کے پرنالے اسی زمین میں قدیم سے پڑتے تھے اور بوقت تعمیر مسجد وہ پرنالے جاری رہے، تو ہندہ اپنے مکان کے پرنالے باقی رکھنے، اور اپنا حق نہ چھوڑنے سے گناہ گار نہ ہوگی، بلکہ مجبور کرنا اس کو جائز نہیں ہے اور مجبور کرنے والے گناہ گار ہیں، البتہ یہ مناسب ہے، کہ رفع بدبو کی مناسب تدابیر کراد
ملکہ میں جو پشتہ برنگ زرد اور جو نالی پانی کے نکلنے کی دکھلائی گئی ہے، وہ حکم مسجد میں نہیں ہے، ہندہ کے مکان کا تعلق اور حق اس میں ہے۔
پنے حقوق کی حفاظت میں جس کا اس کو شرعاً اختیار ہے کچھ گناہ نہیں، نماز ان پتھروں پر درست ہے اگرچہ وہ داخل مسجد نہیں، کما مر عن الشامی
تھے جو لوگ بلاوجہ کسی مسلمان کی توہین اور اس کے حقوق زائل کرنے کے درپے ہوں، وہ گناہ گار ہیں۔
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی ھھنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ» رواہ مسلم مشکوۃ شریف واللہ اعلم
یزالرحمن عفی عنہ دیوبندی مفتی المدرسہ)
، فرمایا، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کر سکتا ہے نہ ذلیل کر سکتا ہے نہ حقیر سمجھ سکتا ہے۔ پرہیزگاری یہاں ہے آپ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا اور تین دفعہ فرمایا، آدمی کو یہی گناہ کافی ہے، کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو ذلیل سمجھے، ہر مسلمان پر ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے
مجبور نہیں کیا جا سکتا، کہ وہ اپنے پرنالے اکھیڑ کر دوسری طرف بنالے، کیوں کہ بنائے مسجد سے پیشتر وہ پرنالے جاری تھے، جس کا حق اس کو حاصل تھا، مگر ادب اور تعظیم مسجد اسی کی متقاضی ہے، کہ ہندہ بہ نیت ثواب آخرت دنیا کا خرچ قبول کر کے پرنالے دوسری طرف پھری دے۔ عبد الحق مفسر تفسیر
ہتا ہے یا نہیں، ہندہ عاصی اور نافرمان ہو سکتی ہے پرنالہ کے قائم رکھنے میں یا نہیں؟ سو جملہ علماء جن کی مواہیر ثبت ہیں اس فتویٰ پر تحریر فرما رہے ہیں کہ حق ہندہ کا ثابت ہے اس کو مجبور کرنا جائز نہیں، اور پرنالہ قائم رکھنے میں نہ عاصی ہے نہ گناہ گار، پھر اس کو مطعون کرنا اور اس کی توہین کرنا کیسے درست ہوگا،
ص، ج ۱)

فتاویٰ علمائے حدیث

م09ص